

خطبات احرار

خطباتِ احرار

جلد اوّل

مرتبہ

شورش کاشمیری

حالی پبلشنگ ہاؤس - دہلی
HALI PUBLISHING HOUSE
DELHI

مکتبہ احرار لاہور

باراوّل

(مارچ ۱۹۴۴ء)

قیمت

دو روپے

مکتبہ احرار لاہور

(چودھری) ثناء اللہ بھٹہ نے اتحاد پریس بل روڈ سے طبع کرا کر مکتبہ احرار لاہور سے
شائع کیا

سوسائٹی کا ماحول ایسا تنگ ہے۔ کہ وہاں مسلمانوں کا دم گھُٹنے لگتا ہے۔ ہندو ذاتی حیثیت میں بہترین انسان ہے لیکن عجب بدنصیبی ہے کہ یہی مرنجان افراد جب جماعتی حیثیت میں بیٹھتے ہیں تو مسلمان کی جان اجیرن ہو جاتی ہے۔ وہ ہمیشہ مسلمان سے علیحدہ رہ کر اور اسے علیحدہ رکھ کر سوچتے ہیں۔ مسلمان بایں ہمہ رہ کر بھی بے نے ہماں سا محسوس کرتا ہے۔ ہندو یہ کبھی قیاس ہی نہیں کرتا۔ کہ اس کے طرزِ عمل کا کوئی ردِ عمل بھی ہوگا یا ہو سکتا ہے۔ علیحدہ انتخاب اور علیحدہ گھر تباہ نہ ہونے کا آخری چارہ کار رہے۔ جب اکثریت اپنی تنگ دلی سے دوسرے پر عزت کی کوئی راہ باقی نہ رکھے۔ تو بوکھلا کر بھاگ کھڑے ہونے کے سوا چارہ کار کیا ہے۔ پاکستانی غریب دراصل ہندو سرمایہ دار سوسائٹی کے طرزِ عمل سے بوکھلا کر بھاگا ہوا مسلمان اچھوت ہے۔ چاہتا ہے مرنے بھرنے کے لئے کوئی کونہ مل جائے جہاں وہ آرام سے پڑا رہے۔ البتہ یہ قسمت کی ستم ظریفی ہے کہ وہ مسلمان سرمایہ دار کے ہتھے چڑھ گیا ہے جو ہندو سود خوار سے چھڑا کر مسلمان کی جاگیرداری میں پھنسانا چاہتا ہے ہندو دشمن بن کر لوٹتا ہے۔ یہ دوست بن کر گلا کاٹے گا۔ غرض اکھنڈ ہندوستان اور اس پاکستان میں دونوں جگہ بیچارے مسلمان کا "گونڈا" ہو گا۔

احرار اس "پاکستان" کو "پلیدستان" سمجھتے ہیں۔ جہاں امراء بھوک کو چورن سے بڑھاتے ہوں۔ اور غریب غم کھاتے ہوں جہاں ایک طرف ایک منہ کے لئے سینکڑوں نوالے اور ایک جسم کے لئے بیسیوں دوشالے ہوں اور دوسری طرف جہاں سردیوں میں لنگوٹی سے بھی مختصر لباس زندگی ہو۔ اور دم کے آنے جانے پر ہی زندگی کا قیاس ہو۔ جنہیں آج کسی غریب ہمسایہ کی افسردہ صبحیں اور آزردہ شامیں دیکھ کر مدد کرنے کا خیال نہیں وہ کسی خطے کو صحیح معنوں میں پاکستان کیا بنائیں گے۔